تحریر : ڈاکٹر سید مبین اختر
کالم : ذہن کی دنیا

ڈاکوؤں کے خوف سے بے ہوش ہوگئی

(سچی کہانی فرضی نام کے ساتھ)

شمع کی بہن نے بتایا کہ ایک سال پہلے کی بات ہے ہم لوگ اپنے چچا کے گھر گئے تھے۔ وہاں گھر میں ڈاکو آگئے۔ اس وقت یہ کمرے میں چھپ گئی، جب باہر نکلی تو بے ہوش ہوگئی۔ اس کے بعد یہ زیادہ تر خاموش رہنے لگی کسی کسی وقت تھوڑی سی بات کرتی پھر خاموش ہوکر بیٹھ جاتی۔ کوئی بات کرے تو اسے بہت غصہ آتا۔ گھر میں سب سے لڑائی کرتی اب تو بدتمیزی پر اتر آئی ہے۔ نہ اسے اپنے کھانے پینے کی پرواہ ہے نہ سونے جاگنے کا خیال ہے۔ لگتا ہے ہروقت سب سے ناراض رہتی ہے۔ ایک ماہ قبل پھر بے ہوش ہوگئی تھی۔ بیٹھے بیٹھے گرگئی، دو یا تین منٹ بعد ہوش آیا۔ اس کے بعد اکثر بے ہوش ہونے لگی، جب ہوش میں آتی ہے تو لڑائیاں شروع کردیتی ہے، گھروالوں سے زیادہ لڑتی ہے، خاص طور پر میں اور امی تو بہت پریشان ہیں کیونکہ یہ ہم دونوں سے زیادہ لڑتی ہے۔ ضدی بہت ہے۔ ویسے تو بچپن میں بھی ضدی تھی مگر ایک سال سے ضد مزید بڑھ گئی ہے، سب کو برا سمجھتی ہے ڈرنے بھی لگی ہے، خاص طور پر سوتے میں۔

خواب دیکھتی ہے تو ڈر کر اٹھ جاتی ہے، پھر روتی ہے، بعد میں بے ہوش ہوجاتی ہے، لوگ دکھائی دیتے ہیں، کبھی کبھار لوگوں کے چہرے نظر آتے ہیں، اس کے بعد سر میں درد کی شکایت ہے۔ معدے میں جلن بھی ہوتی ہے، پہلے سے بہت کمزور ہوگئی ہے، شمع کی عمر 15 سال ہے۔ اس کے علاوہ اسکی 4 بہنیں اور 1 بھائی ہے۔ وہی گھر کا خرچ چلاتا ہے۔ والدین حیات ہیں والدہ بہت نرم طبیعت کی مالک ہیں، اپنے سب بچوں کے ساتھ ان کا رویہ اچھا ہے۔ شمع کے بھی ان کے ساتھ بیماری سے پہلے بہت اچھے تعلقات تھے۔ یہ بچپن سے ہی صحتمند تھی۔ وقت پر چلنا اور بولنا شروع کیا لیکن تعلیم میں اچھی نہیں تھی اس لیئے پڑھ نہ سکی۔ گھر کا ماحول بھی اسی قسم کا تھا کہ لڑکیوں کی تعلیم پر خاص توجہ نہیں دی جاتی تھی۔

شمع کی طبیعت خراب ہوئی تو شروع میں اس کے گھر والوں نے ادھر اُدھر عاملوں وغیرہ سے علاج کروایا لیکن مرض برقرار رہا تو یہ لوگ زیادہ پریشان ہوگئے۔ ایک سال یونہی بھٹکتے گزر گیا اس کے بعد انہیں ان کے ایک ملنے والے نے بتایا کہ اس کا نفسیاتی علاج کروائیں، کیونکہ اب اس کا مرض شدت اختیار کرتا جارہا تھا۔

ہم نے شمع سے کیفیت پوچھی تو اس نے بتایا کہ میری سانس رکنے لگتی ہے، معدے میں جلن ہوتی ہے، کوئی دوا کھا کر محسوس ہوتا کہ گلے میں پھنس گئی ہے، دم گھٹتا ہے دل پر بوجھ ہوتا ہے۔ اس کی بات ختم ہونے پر بہن نے بتایا کہ یہ اچانک بیٹھے بیٹھے بے سدھ سی ہوکر لیٹ بھی جاتی ہے اور کہتی ہے مجھے سب کی آوازیں آتی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ کون کیا کہہ رہا ہے، یعنی بعض اوقات مکمل بے ہوش نہیں ہوتی۔ یہ کیفیت ۵ سے ۱۰ منٹ تک رہتی ہے۔

ابھی کل ہی کی بات ہے کہ اس کا سانس رُکنے لگا۔تقریباً ایک گھنٹہ یہی کیفیت رہی پھر زور زور سے سانس لینے لگی۔کھانا نہیں کھاتی ہے صرف دودھ پی لیتی ہے۔کل والدہ سے کہنے لگی کہ دیکھو میرے اندر خون ختم ہوگیا ہے۔اور رونا شروع کردیا۔کچھ ہی دیر بعد ہنسنے لگی۔

شمع کا تعلق افغانستان سے ہے اور یہ فارسی زبان جانتی ہے ہمارے ہسپتال میں تقریباً ہر زبان جاننے والے معالجین اور معاون معالجین موجود ہیں، اس لیئے یہاں آنے والے مریض کسی بھی زبان سے تعلق رکھتے ہوں وہ اپنی کیفیت آسانی کے ساتھ بیان کرسکتے ہیں۔ اور اپنی بیماری کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کرسکتے ہیں۔

شمع فوری طور پر پہنچنے والے صدمے کا شکار تھی (Acute Stress Disorder) اس کے علاوہ ''یاسیت'' (Depression) کا مرض بھی تھا۔ان دونوں نفسیاتی امراض کی علامات کو مدِنظر رکھتے ہوئے فوری طور پر ادویات کے ذریعے اس کا علاج شروع کردیا گیا۔ اس کے علاوہ نفسیاتی علاج میں تنویمی کیفیت اور نفسیاتی تجزیئے سے بھی مدد لی گئی۔مریضہ کے گھریلو، نجی اور دیگر مسائل کا بھی جائزہ لیا گیا اور ان کے حل کے سلسلے میں ضروری رہنمائی اور مشاورت کی۔والدہ اور بہن کی بھی مشاورت کی گئی، تاکہ ان دونوں کے مریضہ سے تعلقات بہتر ہوں۔نفسیاتی علاج میں مریض کے اہلِ خانہ کو بھی سمجھانا بہت ضروری ہوتا ہے کہ وہ مریض سے بیماری کے دوران عام لوگوں جیسے رویئے کی توقع نہ کریں، البتہ اس بات کا خیال رکھیں کہ وقت پر ادویات دی جائیں۔کیونکہ اہلِ خانہ کی طرف سے لاپرواہی کے سبب مرض پوری طرح ٹھیک نہیں ہوتا۔شمع کے اہلِ خانہ یہ بات سمجھ گئے تھے کہ وہ ذہنی مریضہ ہے اور اس کا علاج بابا، یا عاملوں کے پاس نہیں ہے۔انہوں نے مستقل مزاجی کے ساتھ اس کا علاج کروایا، اب وہ بہت بہتر ہوگئی ہے۔

اپنے مسائل اور ذہنی امراض کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں:
کراچی نفسیاتی ہسپتال، ناظم آباد نمبر 3، کراچی